مولانا محمد حبیب الرحمٰن بن عبد العظیم

قسط (۳)

بریلوی مذہب کی حقیقت

علاوہ ازیں مذکورہ حدیث پر ایک اور پہلو سے بھی گفتگو ہو سکتی ہے اور وہ یہ کہ اگر بفرضِ محال اس حدیث کو قابلِ توجہ بھی سمجھ لیا جائے تو یہ ماننا پڑے گا کہ سارا جہان ہی نور ہے اور اس میں کسی کی خصوصیت نہیں۔ ہے کیونکہ اس حدیث کا پورا مضمون یہ ہے کہ :

"سب سے اول حضورؐ کا نور پیدا ہوا اور پھر حضورؐ کے نور سے قلم، لوح، عرشِ الٰہی، حاملینِ عرش، کرسی، باقی فرشتے، آسمان زمین سب کچھ پیدا ہوا۔"

بس اس نور سے اگر کوئی چیز مستثنیٰ ہے تو وہ صرف بدنصیب انسان ہے، جس کی پیدائش کو حق تعالیٰ نے اپنی تخلیق کا شاہکار بنایا ہے ——— جس خاک سے بشر کا پتلا بنا تھا، وہ تو نور ہے مگر وہ بشر جو اس مٹی سے بنا وہ خاکی کا خاکی ہی رہا۔ بہت خوب!

صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ :

"اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمُ" (جامع ترمذی کتاب القدر)

لیکن اس بے سند حدیث میں قلم کو بھی آپؐ کے نور سے پیدا کیا جا رہا ہے۔ فیا للعجب!

اب ہم آیاتِ قرآنی، احادیثِ نبویؐ اور اقوالِ ائمہ کرام سے آپؐ کی بشریت کے دلائل ذکر کریں گے ——— وباللہ التوفیق!

بشر، آدمی اور انسان سب ہی مترادف اور ہم معنی الفاظ ہیں جبکہ "رجل" ان کی ایک صفت "مذکر" کا نام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا ہے کہ ہم نے پہلے جتنے انبیاءؑ مبعوث فرمائے ہیں، سب مرد (رجل) ہی تھے، جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے :

"وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ" (پ ۱۷- الانبیاء ۷)

کہ "اے نبیؐ، ہم نے آپ سے پہلے آدمی ہی رسول بنا کر بھیجے ہیں، جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے!"

تمام انبیاءؑ کا اعلانِ بشریت

چنانچہ تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی بشریت کا اعلان ان الفاظ میں فرمایا:

"قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ!" (پ۱۳ ابراھیم)

کہ "سب رسولوں نے اعلان فرمایا کہ ہم تو تمہاری طرح کے بشر ہی ہیں!"

حضرت ابراہیمؑ کی دُعا:

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق، حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ سے جو دُعا کی، اس کے الفاظ قابلِ غور ہیں:

"رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ!" —— الآیۃ (پ۱۔ البقرۃ ۱۲۹)

کہ "اے ہمارے رب، ان لوگوں میں، انہی میں سے ایک رسولؐ مبعوث فرما"

"مِنْهُمْ" (انہی میں سے) کا لفظ شدید غور و فکر کا متقاضی ہے، یعنی مکہ کے رہنے والوں میں سے، آلِ ابراہیمؑ سے! اب ایک معمولی عقل و ذہن کا مالک بھی یہ بات سمجھ سکتا ہے کہ مکہ میں خاکی انسان بستے تھے یا فرشتے یا کوئی نوری مخلوق؟ اگر مکہ والے بشر تھے اور رسولؐ اللہ نور تھے تو "منہم" کا کیا مطلب ہوا؟

مستجاب الدعوات کا اعلان

چنانچہ یہ دُعا مستجاب بھی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں مزید واضح الفاظ میں اعلان فرمایا:

"لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ!" —— الآیۃ (پ۴ آلِ عمران ۱۶۴)

کہ "اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسانِ (عظیم) فرمایا ہے کہ ان میں ایک رسولؐ انہی کی جانوں میں سے مبعوث فرمایا ہے!"

آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعلان

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے:

"قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ!" (پ۱۶، کہف ۱۱۰ و پ۲۴ حٰمٓ السجدۃ ۶)

کہ "اے نبیؐ، آپ اعلان) فرما دیجیے، میں تمہاری مثل ایک بشر ہوں، مجھ پہ وحی

آتی ہے۔"

"قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا" (پ۱۵ بنی اسرائیل ۹۳)

"(نیز آپ یہ بھی) فرمادیجیے کہ ..... میں تو صرف بشر رسول ہوں!"

بشریتِ رسولؐ پر تعجب کی وجہ

انبیاءؑ کی بشریت کے تصور سے کفار کے بدکنے کی وجہ یہ تھی، کہ انسان اور بشر ان فطری کمزوریوں سے دوچار ہوتا ہے جو ایک حادث شئے کا خاصہ ہو سکتی ہیں۔ مثلاً کھانا پینا، سونا جاگنا، چلنا پھرنا، تعلقاتِ زن وشو وغیرہ ـــــ گویا جن کو اللہ تعالیٰ سے خصوصی تعلق ہو، ان کو ان چیزوں سے منزہ ہونا چاہیے۔ چنانچہ کفار کہتے تھے:

"مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ"

(الفرقان ۷)

"کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھاتا پیتا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے؟"

نیز یہ کہ:

"مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ!"

(پ ۱۸ المؤمنون: ۳۳، ۳۴)

"(وہ ایک دوسرے سے کہا کرتے) یہ رسول تو تمہارے جیسا بشر ہے، وہی کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور وہی پیتا ہے جو تم پیتے ہو۔ اگر تم نے اپنے جیسے بشر کی پیروی کی تو تم تو مارے گئے!"

حق تعالیٰ کا جواب: (ا) بشریتِ رسول پر تعجب کیوں؟

"اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ!" (یونس ۲)

"لوگوں کو اس بات پر تعجب کیوں ہے کہ ہم نے انہی میں سے ایک مرد کی طرف وحی نازل فرمائی؟"

(ب) یہ باتیں تو تمام انبیاءؑ ورسلؑ میں پائی جاتی تھیں

"وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ

الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِی الْاَسْوَاقِ !

(الفرقان ۲۰)

کہ "اے نبی ؐ، (ان باتوں سے دل میں ملال نہ لائیے) ہم نے آپ سے قبل جتنے بھی رسول بھیجے ہیں، وُہ سبھی کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے بھی تھے !"

یعنی یہ باتیں مانع رسالت نہیں ہیں !

(ج) لوگوں کو انبیاءؑ ورسُلؑ پہ ایمان لانے سے انہی غلط فہمیوں نے باز رکھا تھا

"وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا !" (پ ۱۵ بنی اسرائیل : ۹۴)

کہ "لوگوں نے، جب اُن کے پاس ہدایت آئی، اسے قبول کرنے سے صرف اس بناء پر انکار کر دیا کہ ان کی طرف اللہ تعالیٰ نے ایک بشر کو رسول بنا کر کیوں بھیجا ہے !"

یعنی کفار کا خیال یہ تھا کہ رسالت کے لیے کوئی نورانی مخلوق ہی موزوں ہو سکتی ہے جو بشری عیوب اور کمزوریوں سے منزہ ہو — لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

"قُلْ لَّوْ كَانَ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا !" (پ ۱۵، بنی اسرائیل ۹۵)

"(اے نبیؐ !) آپ (یہ) فرما کر ان کی اس غلط فہمی کو دُور کر دیجیے کہ اگر زمین پر فرشتے آباد ہوتے اور مطمئن ہو کر چلتے پھرتے تو ہم یقیناً ان کی طرف (کسی) فرشتہ ہی کو رسول بنا کر بھیجتے (لیکن چونکہ زمین پر انسان آباد ہیں، لہٰذا ان کی طرف بشر ہی کو رسول بنا کر بھیجا گیا ہے)!"

امام خازن حنفی اپنی تفسیر خازن میں اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

"وَالْمَعْنٰى اَنَّ عَادَةَ اللّٰهِ جَارِيَةٌ مِنْ اَوَّلِ مَبْدَاءِ الْخَلْقِ اِنَّهُ لَمْ يَبْعَثْ اِلَّا رَسُوْلًا مِّنَ الْبَشَرِ فَهٰذَا عَادَةٌ مُّسْتَمِرَّةٌ وَسُنَّةٌ جَارِيَةٌ قَدِيْمَةٌ"

کہ "اس کے معنی یہ ہیں کہ ابتدائے آفرینش سے سنت اللہ یہی رہی ہے کہ بشر کے بغیر کبھی رسول نہیں بھیجا گیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی دائمی عادت اور دیرینہ سنتِ جاریہ ہے!"

احادیث میں بشریت کا ذکر

۱۔ کھجوروں کو پیوند لگانے والی مشہور حدیث میں آپؐ نے فرمایا :

"اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ !" (مسلم بحوالہ مشکوٰۃ شریف صـ۲۸)

"میں تمہاری طرح ایک بشر ہوں!"

۲۔ حجۃ الوداع کے مشہور خطبہ کے دوران آپؐ نے فرمایا :

"اَمَّا بَعْدُ يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ ـــــــ الحدایث" (مسلم بحوالہ مشکوٰۃ شریف صـ۵۶۸)

۳۔ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں ارشاد ہوا :

"اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ ــ الحدایث" (بخاری ومسلم بحوالہ مشکوٰۃ شریف)

"تم میرے پاس اپنے جھگڑے لے کر آتے ہو اور میں ایک بشر ہوں!"

۴۔ سجدۂ سہو کی مشہور حدیث میں فرمایا :

"اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ" (بخاری شریف بحوالہ مشکوٰۃ شریف صـ۹۲)

"میں ایک بشر ہوں اور میں بھی بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو"

۵۔ ایک اور حدیث میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں :

"اِنَّ مُحَمَّدًا بَشَرٌ يَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ" (مسلم)

"محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ایک بشر ہیں، جیسے بشر غصے میں ہوتا ہے ویسے آپؐ بھی ہوتے ہیں!"

۶۔ حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں :

"وَكَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ" (شمائل ترمذی)

"حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشروں میں سے ایک بشر تھے"

اب بریلوی دوستوں کو چاہیے کہ وہ بشر کے معنی ہی بدل دیں کہ اس کے بغیر ان کے لیے

کوئی چارۂ کار نہیں ہے۔

بزرگوں کے اقوال

اب آپ اس مسئلہ پر بزرگوں کے اقوال ملاحظہ فرمائیے، اس کے بعد فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے:

۱۔ امام ابنِ ہمام حنفی مسامرہ میں لکھتے ہیں:

"اِنَّ النَّبِیَّ اِنْسَانٌ" (مسامرہ ص۱۹۸)

کہ "نبی یقیناً انسان ہے" (لیجیے، بشر کے معانی تبدیل کرنے کی گنجائش بھی ختم ہوئی)

۲۔ شرح عقائد نسفی میں ہے:

"قَدْ اَرْسَلَ اللّٰہُ رُسُلًا مِّنَ الْبَشَرِ اِلَی الْبَشَرِ!"

"بے شک اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں سے ہی انسانوں کی طرف رسول بھیجے!"

۳۔ میر سید علی بن محمد جرجانی لکھتے ہیں:

"اَلرَّسُوْلُ اِنْسَانٌ بَعَثَہُ اللّٰہُ اِلَی الْخَلْقِ لِتَبْلِیْغِ الْاَحْکَامِ!" (شرح عقائد ص۲۹)

کہ "رسول انسان ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ تبلیغ احکام کے لیے مخلوق کی طرف مبعوث فرماتا ہے!"

۴۔ اس کے حاشیہ پر لکھا ہے!

"وَتَقْیِیْدُہٗ بِالْاِنْسَانِ لِاَنَّ الرَّسُوْلَ لَا یَکُوْنُ اِلَّا بَشَرًا!"

(حاشیہ شرح عقائد ص۲۹)

"انسان ہونے کی قید اس لیے ہے کہ رسول بشر ہی ہوتا ہے۔"

۵۔ امام غزالی فرماتے ہیں:

"بہ برہان وعقل وتجربہ معلوم شد کہ ایں بہ پیغمبراں مخصوص نیست چہ پیغمبر ہم آدمی است قل انما انا بشر مثلکم دلیل اوست!" (کیمیائے سعادت امام غزالی)

کہ "عقل وتجربہ اور برہان سے یہ معلوم ہوگیا کہ یہ انبیاءؑ کے ساتھ خاص نہیں ہے کیونکہ پیغمبر بھی آدمی ہے اور قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ اس کی دلیل ہے!"

۶۔ علامہ عبدالحی حنفی لکھنوی فرماتے ہیں:

"بشریت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام از قول سید ولد آدم ثابت ودلیل آں قولہ تعالیٰ

"قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ !" (فتاویٰ جلد دوم)

۷۔ قاضی عیاض نے اپنی کتاب شفاء میں ایک عنوان پیغمبر کی بشریت ثابت کرنے کے لیے قائم کیا ہے۔ دلائل قرآنیہ کے ذکر کے بعد لکھتے ہیں :

"فَمُحَمَّدٌ وَسَائِرُ الْاَنْبِيَاءِ مِنَ الْبَشَرِ اُرْسِلُوْا اِلَى الْبَشَرِ" (القسم الثالث)

کہ "محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور باقی سب انبیاء بشر ہیں اور بشر کے لیے ہی رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں" (ملاحظہ ہو تکمیل الایمان شیخ عبدالحق ص۲)

۸۔ صاحب قصیدہ بردہ امام شرف الدین بوصیری قصیدہ بردہ میں لکھتے ہیں :

"فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ - وَاَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللهِ كُلِّهِمِ"

کہ "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ہمارے علم کی انتہا یہ ہے کہ آپ بشر اور تمام مخلوق سے بہتر ہیں !"

بشریت پر ایمان

۹۔ امام شیخ ولی الدین ابن العراقی سے کسی نے پوچھا کہ کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشریت پر ایمان رکھنا ایمان کے لیے شرط ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ ہاں ضروری ہے :

"فَلَا شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ لِتَكْذِيْبِهِ الْقُرْاٰنَ وَجَحْدِهٖ مَا تَلَقَّتْهُ قُرُوْنُ الْاِسْلَامِ خَلَفًا عَنْ سَلَفٍ" (مواہب لدنیہ مقصد سادس، نوع ثالث ص۳ ج ۲)

کہ "ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں کیوں کہ اس نے قرآن کی تکذیب کی اور ایک ایسی ٹھوس حقیقت کا انکار کیا جس کو پہلوں سے پچھلوں تک تمام قرونِ اسلامیہ نے تسلیم کیا ہے"

۱۰۔ امام بزازی حنفی لکھتے ہیں :

"لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَرٌ" (فتاویٰ بزازیہ ص۲۲۱ ج۶)

". . . کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشر ہیں !"

۱۱۔ کتاب فصولِ عمادیہ میں ہے :

"وَمَنْ قَالَ لَا اَدْرِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهُمْ كَانَ اِنْسِيًّا اَوْ جِنِّيًّا يَكْفُرُ"

کہ" جس نے کہا، خدا جانے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انسان تھے یا جن؟ وہ کافر ہوگیا!"

۱۲۔ علامہ شامی حنفی فرماتے ہیں:
"وَحَاصِلُهٗ اَنَّهٗ قَسَّمَ الْبَشَرَ اِلٰى ثَلَاثَةِ اَقْسَامٍ خَوَاصِ الانبیاء" (حاشیہ در مختار)
کہ" اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس نے بشر کی تین قسمیں بیان کی ہیں، ان میں سے ایک قسم خاص انبیاءؑ کی ہے!"

۱۳۔ امام زرقانی نے مواہب لدنیہ ص۲۴۲ ج ۳ میں حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی میں ایک نام "بشر" بھی لکھا ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے مدارج النبوت باب ہفتم میں بھی اسی طرح لکھا ہے۔

آخر میں ہم بریلویوں کے | مولانا احمد رضا خاں صاحب اور مفتی نعیم الدین صاحب مراد آبادی

پیر و مرشد اور عالم مولوی احمد رضا خاں بریلوی نیز مفتی نعیم الدین صاحب مراد آبادی کے اقوال پیش کر کے فیصلہ احباب پر چھوڑتے ہیں:

"وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ" (پ۱۳ سورہ نحل ۴۳)
"اور ہم نے تجھ سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد جن کی طرف ہم وحی کرتے ہیں"
(ترجمہ، مولانا احمد رضا خاں صاحب)

اس کے حاشیہ میں مفتی نعیم الدین صاحب لکھتے ہیں:
"شانِ نزول: یہ آیت مشرکینِ مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنھوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اس طرح انکار کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے برتر ہے کہ وہ کسی بشر کو رسول بنائے۔ انھیں بتایا گیا، کہ سنتِ الٰہی اسی طرح جاری ہے۔ ہمیشہ اس نے انسانوں میں سے مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا ہے!"

"اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ" (پ۱۷، الحج ۷۵)
"اللہ چن لیتا ہے فرشتوں میں سے رسول اور آدمیوں میں سے" (ترجمہ احمد رضا خاں)
اور حاشیہ میں مفتی صاحب لکھتے ہیں:
"ف مثل جبرائیلؑ و میکائیلؑ"

"۹ مثل حضرت ابراہیمؑ وحضرت عیسیٰؑ اور حضرت سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم!"

ان حواشی کے بعد وہ لکھتے ہیں:

شانِ نزول: یہ آیت ان کفار کے رد میں نازل ہوئی ہے جنھوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ بشر کیسے رسول ہو سکتا ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اللہ جسے چاہے اپنا رسول بنائے۔ وُہ انسانوں سے بھی رسول بناتا ہے اور ملائکہ سے بھی جسے چاہے!"

۳۔ "فَقَالُوۡۤا اَبَشَرٌ یَّہۡدُوۡنَنَا فَکَفَرُوۡا!" (پ ۲۸ سورۂ تغابن ۶)

"تو بولے، کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے؟ تو کافر ہوئے!" (ترجمہ احمد رضا خاں صاحب)

اور حاشیہ پر مفتی صاحب لکھتے ہیں:

"یعنی انھوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا اور یہ کمال بے عقلی اور نافہمی ہے۔ پھر بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا اور پتھر کا خدا ہونا تسلیم کر لیا!"

نیز مفتی صاحب اپنی مشہور کتاب "کتاب العقائد" میں لکھتے ہیں:

"**نبوّت کا بیان**: اللہ تعالیٰ نے خلق کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے جن پاک بندوں کو اپنے احکام پہنچانے کے واسطے بھیجا ان کو نبی کہتے ہیں۔ انبیاءؑ وہ بشر ہیں جن کے پاس وحی آتی ہے!"

دوستو: آپ "قال اللہ اور قال الرسولؐ" کو تو جانے دیجئے، کم از کم اپنے بزرگوں کی بات ہی مان لیجیے، ورنہ ان کا نام لینا بھی چھوڑ دیجیے، —— اور یا پھر تسلیم کر لیجیے کہ ؏

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

حضرت مجددؒ الف ثانی کا نظریہ بشریت

مجددؒ صاحب کے بارے میں مستقل عنوان قائم کرنے کی دو وجہیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ مجددؒ صاحب اہلِ علم بھی ہیں اور اہلِ دل بھی۔ گو یا کہ شریعت اور طریقت کے جامع ہیں اور دوسرے یہ کہ بریلوی حضرات میں سے اکثر اپنے آپ کو "مجددیہ" کہلواتے اور لکھواتے ہیں —— اس نسبت پر نہ صرف انھیں فخر ہے بلکہ وُہ ڈنکے کی چوٹ اس کا اظہار بھی کرتے ہیں اور ہم بھی مجدد صاحب کو مجددؒ الف ثانی تسلیم کرتے ہوئے ان ہی کو اس سلسلہ میں ثالث تسلیم کرتے ہیں۔ امید ہے کہ وہ بھی اس پیش کش کو منظور کریں گے۔

مجدد صاحب کے جو مکتوب اس وقت تک منظرِ عام پر آئے ہیں، ان کا جو حضرات مطالعہ کر چکے ہیں، وُہ ہمارے اس بیان کی تائید فرمائیں گے کہ تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور بالخصوص ہمارے رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کی بشریت کے بارہ میں آپ کا نظریہ دوٹوک اور نہایت واضح ہے۔ آپ اپنے ایک مکتوب گرامی میں شیخ فرید کو لکھتے ہیں :

"کلمہ دیگر کہ مخصوص بایں بزرگواراں (انبیائے علیہم الصلوٰۃ والسلام) است ایں است کہ خود را بشر میداند مثل سائر مردم!" (دفتر اوّل مکتوب ۶۳ در بیان آنکہ در اصولِ دین متفق اند و مختلف در فروع دیں اند)۔

یعنی "ان بزرگوں (انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام) کا دوسرا مخصوص کلمہ یہ ہے کہ وُہ دوسرے لوگوں کی طرح اپنے آپ کو بشر جانتے ہیں"۔

حضرت مجدّد علیہ الرحمۃ اس غلط فہمی کا بھی ازالہ کرتے ہیں کہ مانا سب بشر ہی سہی، تاہم نفسِ انسانیت میں تو آخر ان میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور ہونا چاہیے کیونکہ لوگ لوگ ہیں اور نبی نبی ــــ چنانچہ آپ نے اپنے اس خط میں، جو حضرت خواجہ عبیداللہ کے نام تحریر فرمایا تھا، لکھتے ہیں کہ :

"نمی بینی کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والتسلیمات با عامہ در نفسِ انسانیت برابر اند در حقیقت و ذات متحد، تفاضل باعتبار صفاتِ کاملہ آمدہ است و آنکہ صفاتِ کاملہ ندارد گویا ازاں خارج است و از خصائص و فضائل آں نوع محروم باوجود ایں تفاوت در نفسِ انسانیت زیادتی و نقصان راہ نمی یابد و نمی تواں گفت کہ آں انسانیت قابل زیادتی و نقصان است!" (مکتوب ص ۲۶۶ دفتر اول در بیان بعضے از عقائد کلامیہ)

یعنی "کیا آپ نہیں دیکھتے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نفسِ انسانیت میں عام لوگوں کے ساتھ برابر ہیں اور نوعی ماہیت اور ذات میں سب ایک ہیں۔ ایک دوسرے پر (اُن کو جو) برتری (حاصل ہے وہ) صفاتِ کاملہ کے اعتبار سے ہے اور جن میں یہ صفات کاملہ نہیں ہیں، وُہ گویا اس نوع سے خارج اور اس کے خصائص و فضائل سے محروم ہے اور اس تفاوتِ صفاتیہ کے باوجود نفسِ انسانیت میں کمی بیشی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور یہ کہنا ممکن نہیں رہتا کہ وُہ انسانیت کمی بیشی کے قابل ہے!"

اس عبارت کو غور سے پڑھیے اور سوچیے، ہم ببانگِ دہل یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمیں مجدّد صاحب کے اس نظریہ سے مکمل اتفاق ہے۔ پھر کیا یہ حضرات وہی فتویٰ مجدّد صاحب پر

بھی لگائیں گے جو کہ اکثر و بیشتر اپنے مخالفین پر لگاتے رہتے ہیں ـــــ یا "مجددیہ" نسبت رکھنے کی بنا پر اپنے عقائد پر نظرِ ثانی کی زحمت گوارا فرمائیں گے؟ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت کی توفیق نصیب فرمائے!

مجدد صاحب نے اس امر سے بھی بحث کی ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ملائکہ سے افضل کیوں ہیں؟ فرماتے ہیں، صرف اس لیے کہ وُہ خاکی ہیں - اور خاک میں جو "جوہرِ نمو" ہے وُہ نور کے لیے بھی قابلِ رشک ہے - چنانچہ خواجہ عبداللہ و خواجہ عبیداللہ کو لکھتے ہیں:

"نبوت در رسالت درجہ است نبی را کہ ملک بآں نرسیدہ است وآں درجہ از راہِ عنصرِ خاک آمدہ است کہ مخصوص بہ بشر است!" (دفتر اول مکتوب ۲۲۵)

یعنی "نبوت و رسالت میں نبی کے لیے ایک ایسا درجہ مخصوص ہے کہ وہاں تک فرشتہ کی رسائی نہیں ہوسکتی اور وُہ درجہ خاکی عنصر کی راہ سے آیا ہے جو صرف بشر سے مخصوص ہے۔"

باقی یہ وہم رہ جاتا ہے کہ نبوت اور رسالت سے سرفرازی کے بعد شاید ماہیت ہی تبدیل ہو جاتی ہو، مجدد صاحب فرماتے ہیں کہ یہ بھی غلط ہے کیونکہ صفات وخصائصِ بشریت کا ارتفاع کسی بشر سے بھی ممکن نہیں - چنانچہ آپ مولانا حسن دہلوی کو اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں کہ:

"وارتفاع صفاتِ بشریت بالکل در کلی ممکن نیست چہ در خواص وچہ در اخص خواص!"

(دفتر سوم مکتوب ۱۲۲ در بیان حقائق انبیاء وملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام)

اس کے بعد آپ نے یہ بتایا ہے کہ "صفاتِ بشریت کا ارتفاع ہو جائے تو وہ ممکن نہ رہے بلکہ واجب ہو جائے۔" "وآں محال عقلی وشرعی است!" (مکتوب مذکور) ـــــ اور یہ عقلاً و شرعاً محال ہے!"

گو سب انبیاء علیہم السلام میں ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی شامل ہیں، تاہم آپ نے حضورؐ کا الگ بھی ذکر فرمایا ہے - لکھتے ہیں:

"اے برادر، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بآں علو شان بشر بود وبداغ حدوث وامکان!" (مکتوب ۱۷۳، بنام میر محمد نعمان)

"اے بھائی، شان کی اس بلندی اور رفعت کے باوجود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشر تھے! ـــــ نیز حدوث وامکان سے بھی آپؐ متصف تھے!"

مجدد صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے اپنی بشریت کا اعلان بھی کرایا ہے:

"حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ حبیبِ خود را صلی اللہ علیہ وسلم بہ آکد وجہ امر مے فرماید باظہارِ بشریت خود کما قال سبحانہ و تعالیٰ" قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ" و اتیان لفظ" مثلکم" از برائے تاکید بشریت است" (مکتوب ۱۶۳ بنام محمد علی خان)

یعنی" اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشریت کے لیے بڑی تاکید فرمائی، جیسا کہ قرآنِ مجید میں ہے کہ" فرما دیجیے کہ میں تمہاری طرح کا بشر ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے" ـــــ "لفظ مثلکم بشریت کی تاکید کے لیے ہے!"

نیز آپ نے بشریت کو حضورؐ کے لیے ننگ یا کسرِ شان نہیں قرار دیا بلکہ اسے آپؐ کی شانِ عبدیت کے شایان بتایا ہے!" (دفتر سوم مکتوب، صـ ۱۲۲، ۲۳۹)

غور فرمائیے کہ کتاب و سنت کی ان صریح نصوص کے ہوتے ہوئے اور بزرگانِ دین کے ان واضح اقوال کے باوجود بھی بریلوی طبقہ کی طرف سے" آپؐ نور تھے، بشر نہیں تھے" کے دلائل ڈھونڈنا اور ان کے لیے تاویلات کی ایسی پٹاری کھول بیٹھنا کہ جن کا سر ہو نہ پیر، کیا اتباعِ اہواء نہیں؟ ـــــ یہ بوالعجبیاں انہی کو مبارک ہوں جو ہر معاملہ میں پیٹ کے نقطۂ نظر سے سوچنے کے عادی ہو چکے ہیں، جو ہر معقول بات سے روگردانی کو اپنا شیوہ بنا چکے اور ہر نامعقول بات کو" معرفت" کے حسین پردوں میں چھپانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اہلِ حق کا یہ شیوہ نہیں ہے۔

یہ حضرات یہ نہیں سوچتے کہ قرآنِ مجید کی واضح نصوص اور احادیث کے صاف الفاظ سے اعراض کر کے انھوں نے کتنی بڑی جسارت کی ہے کہ روزِ حشر اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور انھیں جواب دہ بھی ہونا پڑے گا۔ لہٰذا ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ یہ حضرات اپنے معتقدین پر اور خود اپنے آپ پر بھی رحم فرماتے ہوئے ان بھول بھلیوں سے نکلنے کی کوشش کریں جنھوں نے دینِ اسلام کی عظمتوں کو گہنا دیا ہے![1] (جاری ہے)

---

[1] یہ بحث ہم نے مولانا محمد ادریس کیلانی مرحوم و مغفور کے رسالہ "سید العالمین" سے نقل کی ہے۔